



سوال

(25) نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک بیٹھنا، پھر دو رکعتیں پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ صَلَّى الْفَجْرَةَ فِي جَمَاعَةٍ، ثُمَّ تَهَيَّأَ لِلرَّحْمَةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حُمْرَةِ وَعُمَرَةَ"

"جس نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی، پھر بیٹھ کر سورج طلوع ہونے تک ذکر کرتا رہا، پھر اس نے دو رکعتیں پڑھیں، اس کے لیے حج اور عمرے جتنا اجر (ثواب) ہوگا۔ (صحیح الترغیب: 464)

2- دوسری حدیث:

"مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ، ثُمَّ جَلَسَ فِي مَجْلِسِهِ حَتَّى تُنْجِئَهُ الصَّلَاةُ، كَانَتْ بِمَنْزِلَةِ عَمْرَةَ وَحُمَيْرَةَ مُتَّقِبَتَيْنِ"

"جس نے صبح کی نماز پڑھی پھر اپنی مجلس میں بیٹھا رہا حتیٰ کہ نماز پڑھا ہو (یعنی اس نے نماز پڑھی) وہ قبول شدہ حج اور عمرے کے قائم مقام ہے۔ (صحیح الترغیب: 468)

جو آدمی نماز فجر پڑھ کر جس جگہ اس نے نماز پڑھی ہے وہیں بیٹھا رہے، اگر وہ جگہ تبدیل کرے تو کیا اسے یہ ثواب حاصل ہوگا؟ (محمد رمضان سلفی، عارف والا)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام على رسول اللہ، أما بعد!

علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح الترغیب میں اس روایت کے بارے میں لکھا ہے: "رواہ ترمذی وقال: حدیث حسن غریب" (ج 1 ص 318)

سنن ترمذی (586) میں یہ روایت بحوالہ ابو نطلال (حلال بن ابی حلال القسملی)

عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعض اختلاف الفاظ کے ساتھ موجود ہے۔

ابو نطلال کے بارے میں حافظ ہشیمی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "وضع الجمهور" "جمهور نے اسے ضعیف کہا ہے" (مجمع الزوائد 10 ص 384)



حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ضعیف " (تقریب التہذیب: 7349)

جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف راوی کو مقارب الحدیث کہنے کا کوئی فائدہ نہیں بلکہ ایسا راوی ضعیف ہی رہتا ہے، لہذا یہ روایت ثابت نہیں، نیز اس کے تمام شواہد ضعیف و مردود ہیں اور جمع تفریق کر کے اسے حسن لغیرہ بنا دینا غلط ہے۔

2- یہ روایت الترغیب والترہیب اور صحیح الترغیب میں بحوالہ الاوسط للطبرانی مذکور ہے۔ الاوسط للطبرانی (6/279-280 ح 5598) کے راوی فضل بن موفق کے بارے میں امام ابو حاتم الرازی نے فرمایا:

"کان شیئا صالحا، ضعیف الحدیث، وکان قرابہ لابن عمینہ، وکان یروی احادیث موضوعہ"

"وہ حدیث میں ضعیف ہے، نیک آدمی تھا، سفیان بن عمینہ کا رشتہ دار تھا، اور وہ موضوع حدیثیں بیان کرتا تھا۔ (کتاب الجرح والتعديل 7/68)

معلوم ہوا کہ یہ روایت موضوع ہے اور اس کا راوی نیک ہونے کے باوجود ضعیف تھا۔ موضوع روایت کو حسن لغیرہ کہہ دینا بہت بڑے دل گردے کا کام ہے۔

فائدہ :-

امام ابو حاتم الرازی رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول سے معلوم ہوا کہ موضوع روایت کے لیے راوی کا کذاب ہونا شرط نہیں بلکہ (قرآن کے ساتھ) ضعیف راوی کی روایت بھی موضوع ہو سکتی ہے، بشرط یہ کہ محدثین کرام اسے موضوع قرار دیں۔

مذکورہ اجر و ثواب والی روایات ضعیف و مردود ہیں، لہذا اس سوال کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

تنبیہ :-

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے السلسلۃ الصحیحہ (3403) میں روایت مذکورہ کے دو شاہد ذکر کیے ہیں:

1- المعجم الکبیر للطبرانی (8/209 ح 7741)

اس میں عثمان بن عبد الرحمان بن مسلم الحرانی الطرائفی کا استاد موسیٰ بن علی (عین کی زبر کے ساتھ، الحششی) ما معلوم ہے اور اس سے موسیٰ بن علی بن رباح (عین کی پیش کے ساتھ) مراد لینا بلا دلیل ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔

طرائفی مذکور کا یہ طریقہ کار تھا کہ وہ مجہول لوگوں سے منکر روایتیں بیان کرتا تھا۔

دیکھئے الکامل لابن عدی (5/1820-1821، دوسرا نسخہ 6/295-298)

خود طرائفی پر سات نے جرح کی ہے اور سات نے توثیق کی ہے۔ واللہ اعلم

خلاصہ یہ کہ یہ سند موسیٰ بن علی (؟) کی وجہ سے ضعیف ہے۔



2-1. معجم الکبیر للطبرانی (7649/8/174)

اس کی سند میں احوص بن حکیم ہے، جس کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"ضعیف الحفظ۔۔ وکان عابداً" (تقریب التہذیب: 290)

حافظ ہمشی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "ضعف الجہور" "جمہور نے اسے ضعیف کہا ہے" (مجمع الزوائد ج 3 ص 42)

ان ضعیف روایتوں کے بل بوتے پر شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت مذکورہ کو اپنے السلسلۃ الصحیحہ میں ذکر کیا ہے۔ (ج 7 ص 1195 ح 3403)!!

فائدہ:-

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (عام طور پر) جب فجر کی نماز پڑھتے، اپنی جائے نماز پر بیٹھے رہتے حتیٰ کہ سورج اچھی طرح طلوع ہو جاتا تھا۔ (صحیح مسلم: 670 دار السلام: 1526 سنن ابی داؤد: 1294 وسندہ صحیح)

طلوع آفتاب کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کا بہت زیادہ ثواب ہے، جیسا کہ صحیح مسلم (720، دار السلام: 1671) کی حدیث سے ثابت ہے۔ والحمد للہ (8/اپریل 2010ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد 3۔ نماز سے متعلق مسائل۔ صفحہ 95

محدث فتویٰ